نظرِ ثانی شدہ

صفر کا مہینہ اور بدشگونی

eBooklet

صفر کا مہینہ

اور

بدشگونی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نام کتاب	------------	صفر کا مہینہ اور بدشگونی (نظرثانی شدہ)
تالیف	------------	شعبۂ تحقیق واشاعت
ناشر	------------	الھدیٰ پبلیکیشنز، اسلام آباد
ایڈیشن 1	----------	جون 2008 | اشاعت 1
ایڈیشن 2	------------	جولائی 2024 | اشاعت 1
تعداد	------------	2000

ملنے کے پتے

پاکستان

7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan

فون: +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9

www.alhudapublications.org

www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

امریکہ

PO Box 2256 Keller TX 76244

فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918

www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا

5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada

فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679

www.alhudainstitute.ca

برطانیہ

14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,
Essex RM6 4AJ London U.K.

فون: +44-20-8599-5277 +44-79-1312-1096

alhudauk.info@gmail.com

alhudaproducts.uk@gmail.com

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابتدائیہ

زیرِ نظر کتابچہ ''صفر کا مہینہ اور بدشگونی'' صفر کے مہینے سے منسوب توہمات، خودساختہ رسم و رواج، بدشگونیوں اور غلط عقائد کی طرف توجہ دلاتا ہے جو معاشرہ میں رائج ہیں۔ یہ غلط عقائد اختیار کر کے انسان نہ صرف دنیا میں بہت سی جائز چیزوں کو اپنے لیے ممنوع کر لیتا ہے بلکہ شرک کی آمیزش کی وجہ سے آخرت کے نقصان کا خطرہ بھی مول لیتا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتابچہ قاری کی سوچ اور شعور کو اس طرح جلا بخشے گا کہ وہ اپنے ہر نفع و نقصان کا مالک اَللّٰه وَحۡدَهُ لَا شَرِيۡكَ کو سمجھے گا اور کسی بھی دن، مہینے، انسان یا چیز کو نفع و نقصان کا سبب سمجھتے ہوئے توہم پرستی اور بدشگونی سے بچے گا۔

الھدیٰ شعبۂ تحقیق و اشاعت

اسلام آباد

جنوری 2009 ، محرم 1430

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

صفر کا مہینہ اور بدشگونی

صفر قمری کیلنڈر کا دوسرا مہینہ ہے جس کے حوالے سے بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ دورِ جاہلیت میں اہل عرب صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔ عربوں کے ہاں اس ماہ سے متعلق جو غلط تصورات پائے جاتے تھے اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ عرب حرمت کی وجہ سے تین ماہ ذوالقعدۃ، ذوالحجہ اور محرم میں جنگ وجدل سے باز رہتے اور انتظار کرتے کہ یہ پابندیاں ختم ہوں تو وہ نکلیں اور لوٹ مار کریں لہٰذا صفر شروع ہوتے ہی جب وہ لوٹ مار، راہزنی اور جنگ وجدل کے ارادے سے گھروں سے نکلتے تو ان کے گھر خالی رہ جاتے یوں عربی میں یہ محاورہ صَفَرَ الْمَکَان (گھر کا خالی ہونا) معروف ہوگیا۔ صَفَرٌ اور صِفُرٌ کے معنی ہیں خالی ہونا جیسے صفر کا ہندسہ۔ عربی میں کہتے ہیں: بَیْتٌ صِفُرٌ مِنَ الْمَتَاعِ (گھر سامان سے خالی ہوگیا)۔ [لسان العرب، ج:4، ص:463، 462]

مشہور محدث اور تاریخ دان امام سخاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''**المشہور فی أسماء الأیام والشہور**'' میں ماہِ صفر کی یہی وجہِ تسمیہ لکھی ہے کہ عربوں نے جب دیکھا کہ اس مہینے میں لوگ قتل ہوتے ہیں اور گھر برباد یا خالی ہو جاتے ہیں تو انہوں نے اس سے یہ شگون لیا کہ یہ مہینہ ہمارے لیے منحوس ہے۔ انہوں نے گھروں کی بربادی اور ویرانی کی اصل وجہ پر غور نہ کیا، نہ ہی اپنے عمل کی خرابی کا احساس کیا، نہ لڑائی جھگڑے اور جنگ وجدل سے خود کو باز رکھا بلکہ اس مہینے کو ہی منحوس ٹھہرادیا۔

آج بھی اس مہینہ کو منحوس اور مُردوں پر بھاری سمجھتے ہیں۔ اس ماہ کی 13 تاریخ (جس کو تیرہ تیزی بھی کہا جاتا ہے) کو آسمان سے بلائیں اترنے اور آفتیں نازل ہونے کی وجہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سے منحوس سمجھا جاتا ہے۔لوگوں نے جہاں ایک طرف اس مہینے کے ساتھ بہت سی توہمات اور بدشگونیاں وابستہ کررکھی ہیں وہاں ان کے خودساختہ حل بھی تلاش کر لیے ہیں۔مثلاً چنے اُبال کر محلے میں بانٹنا، آٹے کی 365 گولیاں بنا کر تالابوں میں ڈالنا، تین سو گیارہ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ سورۃ المزمل کا پڑھنا تاکہ بلائیں ٹل جائیں اور رزق میں برکت ہو جائے۔

کچھ لوگ ماہ صفر کے آخری بدھ کو منحوس سمجھتے ہوئے گھر میں موجود مٹی کے برتن اور گھڑے توڑ دیتے ہیں۔اس دن خطّاط کو بلا کر آیاتِ سلام یعنی قرآن مجید کی وہ سات آیات جن میں سَلَامٌ کا لفظ آیا ہے (مثلاً: سَلَامٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ) کو لکھنے کے بعد پانی کے برتنوں میں ڈال دیتے ہیں پھر اس کو پیتے ہیں، ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس پانی کے پینے سے تمام برائیاں، آفتیں اور نحوست دور ہو جائے گی، سلامتی مل جائے گی اور برکت حاصل ہوگی۔

درج بالا ان تمام باتوں کی دین میں کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ماہ وسال، رات اور دن کے آنے جانے سے ترتیب پاتے ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَجَعَلۡنَا الَّیۡلَ وَالنَّهَارَ اٰیَتَیۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰیَةَ الَّیۡلِ وَجَعَلۡنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبۡصِرَةً لِّتَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَلِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِیۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ... ۝ [بنیٓ اسرآء یل:12]

"اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا، پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنایا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو..."۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سورج کا طلوع وغروب ہونا، دن کا نکلنا اور رات کا چھا جانا یہ سب اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کیونکہ دنوں سے مل کر ہفتے، ہفتوں سے مہینے اور مہینوں سے مل کر سال بنتے ہیں۔ اسی ماہ وسال کی گردش کو زمانہ کہتے ہیں جس کو برا کہنے سے حدیثِ قدسی میں روکا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.
[صحيح البخاری:4826]

''ابن آدم زمانے کو گالی دے کر مجھے اذیت دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں، میرے ہاتھ میں ہر کام ہے، میں رات اور دن کو الٹ پلٹ کرتا ہوں''۔

قمری کیلنڈر چاند کی بدلتی ہوئی حالتوں کی وجہ سے تشکیل پاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ [البقرة:189]

''وہ آپ سے نئے چاند کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے کہ وہ لوگوں کے لیے اور حج کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے''۔

قمری کیلنڈر حقیقت میں ایک عالمی کیلنڈر ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لیے یہ اہتمام کر دیا ہے کہ وہ آسانی سے تاریخوں کا تعین کر سکے۔ چاند اللہ کے مقرر کردہ ضابطہ کا پابند ہے۔ چاند کا گھٹنا بڑھنا کسی کے اختیار میں نہیں، اس کے گھٹنے بڑھنے سے کسی کی قسمت پر اثر پڑتا ہے اور نہ ہی کسی خاص مہینے کا چاند نظر آنے سے کسی نحوست کی ابتدا ہوتی ہے اور نہ کسی کی خوش قسمتی کا آغاز ہوتا ہے۔ دراصل انسان کی خوش قسمتی اور بدقسمتی کا انحصار سورج، چاند اور ستاروں کی گردش پر نہیں بلکہ انسان کے اپنے عمل پر ہے۔ ان کی تخلیق کا مقصد تو یہ ہے کہ سالوں کا حساب کیا جا سکے اور عبادت کے اوقات

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

معلوم کرنے میں آسانی ہو۔

مہینوں کی تعداد بھی اللہ تعالیٰ نے خود مقرر کی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ . [التوبة:36]

''بے شک مہینوں کی گنتی، اللہ کے نزدیک، اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہے، جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا''۔

چنانچہ کیلنڈر قمری ہو، شمسی ہو یا بکرمی، کہیں محرم اور صفر ہیں تو کہیں جنوری اور فروری اور کہیں چیت اور بیساکھ، نام مختلف ہیں لیکن تعداد بارہ ہی ہے۔

صفر وہ مہینہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے معمول کی عبادت کے علاوہ نہ کوئی خاص عبادت کی، نہ ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ ہی کسی خاص بلا سے بچنے کے لیے خبردار کیا۔

توہمات اور شگون جو اس ماہ سے منسوب کیے گئے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

نحوست کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ط وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا ○ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ط كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ○

[بنیٓ اسرآءیل:14-13]

''اور ہر انسان کا شگون ہم نے اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے جسے ہم قیامت کے دن اس کے لیے ایک کتاب کی صورت میں نکالیں گے اور وہ اس کتاب کو کھلی ہوئی دیکھے گا۔ (ہم اسے کہیں گے) پڑھ اپنا نامۂ اعمال آج، تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو کافی ہے''۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسان کی نحوست کا تعلق اس کے اپنے عمل سے ہے جب کہ

انسان عموماً یہ سمجھتا ہے کہ نحوست کہیں باہر سے آتی ہے چنانچہ وہ کبھی کسی انسان کو، کبھی کسی جانور کو، کبھی کسی پرندے کو، کبھی کسی عدد کو، کبھی کسی ستارے کو اور کبھی کسی مہینے کو منحوس قرار دینے لگتا ہے۔ عربی میں نحوست کے لیے لفظ طِیَرَۃ استعمال ہوتا ہے جو طَیرٌ سے نکلا ہے جس کے معنی پرندے کے ہیں۔ عرب چونکہ پرندے کے اڑانے سے فال لیتے تھے اس لیے طائر بدفالی کے لیے استعمال ہونے لگا یعنی برا شگون (Bad Omen) لینا۔

اسلام میں کوئی دن، سال، مہینہ، جگہ یا انسان منحوس نہیں بلکہ انسان کا اپنا طرزِ عمل، رویہ، اخلاق اور طریقہ ہوتا ہے جو اس کے لیے مختلف آزمائشوں کا سبب بن جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ ؕ

[النسآء:79]

"جو کوئی بھلائی تجھے پہنچے تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو کوئی برائی تجھے پہنچے تو تیرے نفس کی طرف سے ہے"۔

احادیثِ رسول ﷺ میں ان تمام غلط عقائد، توہمات، خودساختہ اور شرکیہ اعمال کی ممانعت کی گئی ہے۔

☆ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ. "مرض کا لگ جانا، صفر (کی نحوست) اور بھوت پریت کچھ نہیں ہیں"۔ [صحیح مسلم:5797]

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ. "کوئی بیماری متعدی نہیں، نہ اُلو کا نکلنا کچھ ہے، نہ کسی ستارے کی کوئی تاثیر ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے"۔ [صحیح مسلم:5794]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بدشگونی اور توہمات

معاشرے میں عام طور پر پائی جانے والی بدشگونیوں میں سے ایک یہ ہے کہ گھر سے نکلنے پر کالی بلی راستہ کاٹ گئی تو اسے منحوس سمجھا جائے اور گھر واپس لوٹ آئیں۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات ہے مگر حقیقت میں یہ شرکیہ فعل ہے کیونکہ کسی بھی شخص کا نفع یا نقصان بلی کے راستہ کاٹنے کی وجہ سے نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی لاپرواہی کی وجہ سے کوئی کام خراب ہو جاتا ہے اور شیطان ہمیں سُجھاتا ہے کہ یہ ساری خرابی فلاں شخص کی وجہ سے ہوئی کیونکہ وہ صبح صبح نظر آ گیا تو اب سارا دن خراب ہی گزرے گا اور کوئی کام درست نہیں ہوگا۔ اسی طرح آنکھ پھڑکنے سے خوف زدہ ہو جانا یا ہاتھ میں کھجلی ہونے سے امید لگا بیٹھنا کہ آج مال ملے گا یا جوتے پر جوتا آ گیا تو سفر پیش آئے گا۔ رنگوں یا ستاروں سے شگون لینا بھی ہمارے معاشرہ میں عام ہے، مثلاً سیاہ رنگ نہ پہننا کہ بیمار پڑ جائیں گے یا احترام کے منافی ہے کیونکہ خانہ کعبہ کا غلاف کالا ہے۔ سبز جوتا نہ پہننا کہ بے ادبی ہوگی کیونکہ نبی کریم ﷺ کی قبرِ مبارک کے گنبد کا رنگ سبز ہے۔ اس طرح انسان نے خود ساختہ طور پر کچھ چیزیں اپنے لیے نہ صرف حرام کر لیں بلکہ ان کے ساتھ قسمت بھی جوڑ دی۔ یہ سب ایسے وسوسے اور توہمات ہیں جن کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ شیطان انسان کو شرک میں مبتلا کر کے اس کے اعمال ضائع کرواتا ہے۔

☆ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی۔ یہ واقعہ بارش کے بعد کا ہے جو رات کو ہوئی تھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فرمایا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! میرے بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ کچھ مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے تھے۔ جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی پس وہ مجھ پر ایمان لانے والا اور ستاروں کا کفر کرنے والا ہے اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی پس وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے''۔ [صحیح البخاری:846]

ستاروں کو اپنی خوش قسمتی یا بدقسمتی کی علامت سمجھنا اور ستاروں کی گردش سے اپنی قسمت کے حال معلوم کرنا انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ یعنی اگر کسی نے کوئی بھی غیب سے متعلق بات کسی سے پوچھی یا کسی طریقے سے جاننے کی کوشش کی پھر اس کے بعد اسے جو بات بتائی گئی یا اسے جو کچھ معلوم ہوا اس نے اس بات کو سچ مان لیا، اس پر یقین کرلیا تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے گویا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کر دیا۔

توہمات اور بدشگونیاں انسان کو اندر سے کمزور کر دیتی ہیں۔ اس کے برعکس اللہ کی ذات پر پختہ ایمان اور توکل انسان کو جرأت، بہادری اور اعتماد دیتا ہے، اسے جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ چنانچہ ایسے کسی بھی خیال کو دل سے نکال کر اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنی روزمرہ کی معمول کی سرگرمیاں جاری رکھنی چاہئیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بدشگونی کے نقصانات

بدشگونی شرک ہے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ، اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ، ثَلَاثًا. ''بدشگونی شرک ہے۔ بدشگونی شرک ہے'' تین بار فرمایا۔
[سنن أبي داؤد:3910]

بدشگونی لینے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ، أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ، أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ. ''وہ ہم میں سے نہیں جو بدشگونی کرے یا اس کے لیے بدشگونی کی جائے یا کہانت کرے یا اس کے لیے کہانت کی جائے یا جادو کرے یا اس کے لیے جادو کیا جائے''۔ [السلسلة الصحيحة:2195]

بدشگونی بلند درجات سے محرومی کا سبب

ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: لَنْ يَلِجَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مَنْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ، أَوْ رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ تَطَيُّرًا. ''وہ شخص کبھی بھی بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا جس نے کہانت کی یا جس کے لیے کہانت کی جائے یا وہ جو بدشگونی کرتے ہوئے سفر سے واپس پلٹ آئے''۔ [السلسلة الصحيحة:2161]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بدشگونی اور توہمات کا سدباب

انسان کے لیے یہ جاننا بھی نہایت ضروری ہے کہ ایسے کون سے کام کیے جائیں کہ انسان بدشگونی اور توہمات جیسے شرکیہ اعمال سے مکمل طور پر رک جائے۔

خوشی اور غم میں مومن کا عقیدہ

ایک مسلمان کا عقیدہ درست اور سوچ واضح ہونا چاہیے کہ خوشی اور غم، نفع اور نقصان سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، کوئی تکلیف نہیں آسکتی جب تک اللہ نہ چاہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥

''کہہ دیجیے کہ ہمیں ہرگز (مصیبت) نہیں پہنچے گی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی، وہی ہمارا مولا ہے اور ایمان والوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہیے''۔ [التوبة:51]

☆ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ. ''جو مصیبت تم کو پہنچی وہ تم سے ٹل نہیں سکتی تھی اور جو ٹل گئی وہ تم پر آ ہی نہیں سکتی تھی''۔ [سنن أبی داود:4699] [مسند أحمد:21611]

یہی سوچ انسان کو ہر حال میں مطمئن رکھتی ہے کہ جو ہوا اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوا اور اس میں ضرور اللہ کی کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔ اس سے عقیدہ توحید مزید پختہ ہوتا ہے اور انسان جان لیتا ہے کہ اصل پناہ دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ کی ہے۔ اس طرح وہ شرک جیسے کبیرہ گناہ سے بچا رہتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ پر توکل کرنا

توکل کا معنی ہے سپرد کرنا، اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا، مطیع وفرماں بردار ہونا۔ اللہ پر توکل یہ ہے کہ عاجز انسان اپنے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دے اور اسی پر بھروسہ کرے، اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار اور فرماں بردار بن کر رہے۔ وکیل کا لفظ بھی اسی سے ہے یعنی وہ شخص جس پر بھروسہ کیا جائے اللہ تعالیٰ کی صفت بھی الوکیل ہے کارساز، نگہبان، کفایت کرنے والا، بندوں کے کاموں کی نگرانی کرنے والا۔ [مصباح اللغات،ص:964]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ O [ال عمرٰن:122]

''اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر توکل (بھروسہ) کرنا لازم ہے''۔

توکل کا مطلب یہ ہے کہ انسان فائدہ مند چیزوں کے حصول کے لیے اور نقصان دہ چیزوں سے بچنے کے لیے اللہ پر ہی اعتماد کرے جو حقیقی کارساز ہے۔ بندے کا اللہ پر جس قدر ایمان ہوتا ہے اسی قدر اس پر توکل بھی ہوتا ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ [الطلاق:3]

''اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے''۔

اچھی اور نیک فال لینا

شریعت نے بدفالی اور بدشگونی سے منع فرمایا ہے۔ اس کے مقابلہ میں نیک اور اچھی فال لینے کی اجازت دی ہے۔

☆ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بدشگونی کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر نیک فال ہے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رسول! نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ’’اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنتا ہے‘‘۔
[صحیح البخاری: 5755]

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ الصَّالِحُ، اَلْکَلِمَةُ الْحَسَنَةُ. [صحیح البخاری: 5756]

’’کوئی مرض متعدی نہیں اور نہ بدفالی کوئی چیز ہے اور نیک فال یعنی اچھا کلمہ مجھے پسند ہے‘‘۔

نیک فال کے بارے میں ہمیں اس حدیث سے بھی راہ نمائی حاصل ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اہل مکہ کے نمائندے سہیل بن عمرو کے آنے پر فرمایا: اب تمہارا معاملہ سہل (آسان) ہو گیا۔ (سہیل سہل سے ہے جس کا مطلب ہے آسانی) پھر جب وہ آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان صلح کی ایک تحریر لکھ دیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب کو بلایا۔
[بحوالہ صحیح البخاری: 2731,2732]

بدشگونی اور بدفالی سے بچنے کی فضیلت

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ. هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ. [صحیح البخاری: 6472]

’’میری امت کے ستر ہزار لوگ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے اور جو فال (شگون) نہیں لیتے بلکہ وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں‘‘۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصل اور جامع بنیاد کی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طرف اشارہ کیا ہے جس پر تمام افعال و خصائل کی تعمیر ہوتی ہے۔اور وہ ہے توکل علی اللہ، یعنی سچے دل سے اللہ کی طرف رجوع کرنا، اللہ پر کامل اعتماد و یقین رکھنا اور یہی توحید کا اعلیٰ مقام ہے۔

توکل کی اہمیت وضرورت کا اندازہ ہمیں اس حدیث سے بھی ہوتا ہے۔

اور ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی وہم ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دور کر دیتا ہے"۔ [سنن أبی داود:3910]

بدشگونی ایک شرکیہ فعل ہے اور شرک ایک ایسا گناہ ہے کہ اگر اس سے توبہ نہ کی جائے اور اسی حالت میں موت آجائے تو انسان کی بخشش نہیں ہوگی۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ط وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا م بَعِیْدًا O [النّسآء:116]

"بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے، جسے چاہے گا اور جو اللہ کے ساتھ شریک بنائے تو یقیناً وہ بھٹک گیا بہت دور بھٹکنا"۔

بدشگونی کا کفارہ

زندگی میں کسی بھی موقع پر اگر بدشگونی ہوگئی ہو تو اس گناہ کا کفارہ کیا ہے؟ ایسا شخص جس نے براشگون لیا ہو اس کے بارے میں حدیث میں آتا ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ اَشْرَكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ. ''جو کسی چیز سے بدفالی لے کر اپنے مقصد سے لوٹ آیا اُس نے شرک کیا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایسی صورت میں یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ.

اے اللہ! تیری دی ہوئی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور تیری فال کے علاوہ کوئی فال نہیں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں''۔ [مسند أحمد:7045]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ماہِ صفر کی بدشگونی سے متعلق روایات کا تحقیقی جائزہ

صفر سے متعلق خود ساختہ عقائد اور توہمات عام ہونے کی ایک وجہ ضعیف اور موضوع روایات کا لوگوں میں عام ہونا ہے۔

ماہِ صفر کی نحوست کے حوالے سے روایات اور ان کا تحقیقی جائزہ درج ذیل ہیں:

1. ثُمَّ يَكُونُ مَوتٌ فِى صَفَرٍ، ثُمَّ تَتَنَازَعُ الْقَبَائِلُ فِى الرَّبِيعِ، ثُمَّ الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ بَيْنَ جُمَادَى وَرَجَبَ. [الأحاديث الضعيفة و الموضوعة:6175]

صفر میں موت ہوگی، پھر ماہ ربیع الاول میں قبائل جھگڑیں گے پھر جمادی الاول والثانی اور رجب کے درمیان عجیب وغریب چیزیں رونما ہوں گی۔ امام ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع اور ضعیف قرار دیا ہے۔ [الأحاديث الضعيفة الموضوعة، ج:13،ص:393]

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو منکر الحدیث، امام حاکم رحمہ اللہ نے موضوع، امام نسائی، ذہبی اور برقانی رحمۃ اللہ علیہم نے متروک اور موضوع قرار دیا ہے۔ [المستدرك للحاكم:8726]

2. مَنْ بَشَّرَنِى بِخُرُوجِ الصَّفَرِ بَشَّرْتُهُ جَنَّةً. ''جو شخص مجھ کو ماہِ صفر گزرنے کی بشارت دے گا میں اس کو جنت کی بشارت دوں گا''۔ [الموضوعات الكبير:886]

امام محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ اور حسن بن محمد صنعانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع کہا ہے۔

[الفوائد المجموعة فى الأحاديث الموضوعة، ج:1،ص:438]

3. اٰخِرُ اَرْبِعَاءِ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ. ''مہینے کا آخری بدھ مسلسل نحوست کا دن ہے''۔ [سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة:1581]

امام ابن الجوزی، امام سیوطی اور شیخ محمد ناصر البانی رحمۃ اللہ علیہم نے اس روایت کو موضوع اور ضعیف قرار دیا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

4. ماہِ صفر کے آخری بدھ کو منحوس قرار دیئے جانے کی ایک اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اس ماہ کے اخیر میں رحمت کائنات محمدِ مصطفیٰ ﷺ بیمار ہوئے تھے۔

جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس دن کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کون سا دن تھا۔ اگر اس بات کو درست بھی مان لیا جائے تو اس کے بارے میں درست نظریہ یہ ہے کہ یہ ماہ صفر کے منحوس ہونے کی دلیل نہیں ہے کیوں کہ آپ کا بیمار ہونا ماہ صفر کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ وہ اللہ کی مشئیت تھی۔

5. صفر کے مہینے کے آخری بدھ کو منحوس سمجھتے ہوئے جہاں بہت سے خود ساختہ کام کیے جاتے ہیں وہاں ایک دوسری انتہا یہ ہے کہ کچھ علاقوں میں خوشی منائی جاتی ہے اپنے اس عمل کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اس دن رسول اللہ ﷺ کو بیماری سے شفا حاصل ہوئی آپ نے غسل کیا، اس کے بعد سیر و تفریح فرمائی اور آپ سیر و تفریح کے لیے مدینہ طیبہ کے مضافات میں نکلے تھے۔ اس لیے ہم اس دن خوشی مناتے ہیں۔ جو لوگ اس دن خوشی کا تہوار مناتے ہیں وہ عمدہ قسم کے کھانے پکانے کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ لوگ اس لیے کھانا پکا کر تقسیم کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی صحت یابی کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے شکر کے طور پر صدقہ و خیرات کی تھی اور ایک خاص قسم کا کھانا چوری بنائی تھی۔ اس دن اس سوچ کے ساتھ چوری بنائی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحت یاب ہونے کے بعد چوری طلب کی تھی اور آپ نے چوری ہی کھائی تھی۔ سنت سے اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔ اس مہینے کے آخری بدھ کو چھٹی کی جاتی ہے کاروبار بند کر دیئے جاتے ہیں خصوصًا ہاتھ سے کام کرنے والے کاریگر اور مزدور لوگ اپنے مالکان سے چھٹی اور مٹھائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ صفر کے مہینے میں کئی طرح کی نمازیں ادا کی جاتی ہیں جو سنت سے ثابت نہیں ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس کے علاوہ صفر کے آخری بدھ کو چاشت کے وقت بھی ایک خاص طریقے پر نماز ادا کی جاتی ہے۔

اس دن کو "سیرِ بدھ" اور "غسلِ صحت" جیسے نام بھی دے دیے گئے ہیں۔ جبکہ اس دن کیے جانے والے کاموں اور اس دن کو دیئے جانے والے ان ناموں کی کوئی دلیل نہ تو سیرت کی کتابوں میں ہے، نہ احادیثِ مبارکہ سے ملتی ہے۔ حالانکہ تاریخی اعتبار سے بات اس کے بالکل برعکس ہے۔

☆ مشہور محدث اور مؤرخ (تاریخ دان) امام محمد بن عمر بن واقدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ 28 صفر بدھ کے روز بیمار ہوئے اور 12 ربیع الاول پیر کے روز فوت ہوئے۔

محمد بن قیس بیان رحمہ اللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ 13 روز بیمار رہے۔ جب مرض ہلکا ہو جاتا تو خود نماز پڑھاتے ورنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے۔ [السیرة النبویة لابنِ کثیر:170]

☆ علامہ شبلی نعمانی سیرۃ النبی ﷺ میں لکھتے ہیں:

صفر 11 ہجری میں آدھی رات کو نبی کریم ﷺ جنت البقیع میں جو عام مسلمانوں کا قبرستان تھا، تشریف لے گئے۔ آپ وہاں سے واپس تشریف لائے تو آپ کی طبیعت ناساز (بیماری کی ابتداء) ہوئی۔ یہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تھا اور بدھ کا دن تھا۔ آپ 5 دن تک باری باری ایک ایک بیوی کے حجرہ میں جا کر رہے۔ پیر کے دن آپ کی بیماری میں شدت آئی۔ [سیرۃ النبی، ج:2، ص:128-127]

ان تمام دلائل کی روشنی میں ماہِ صفر کے آخری بدھ کو کیے جانے والے تمام کام کسی طور پر بھی درست نہیں ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نبی کریم ﷺ کی سنت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف و صالحین کے عمل میں یہ دن نہ تو غم منانے کا دن تھا اور نہ ہی اس دن عید کی طرح خوشی منانا تھا۔ اس لیے ان تمام امور سے بچنا چاہیے جو دین کا حصہ نہیں ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں حقیقی دین کی سمجھ بوجھ اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے (آمین)

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

قرآن مجید لفظی ترجمہ وتفسیر آڈیوز

قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2007	اردو
فہم القرآن مختصر تفسیر	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	ڈاکٹر ادریس زبیر	2013	اردو
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	تیمیہ زبیر	2010	انگلش
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	تیمیہ زبیر	2012	انگلش
فہم القرآن مختصر تفسیر	تیمیہ زبیر	2015	انگلش
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	آمنہ الٰہی	2002	انگلش
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	حجاب اقبال	2002	انگلش
فہم القرآن مختصر تفسیر	فرح عباسی	2002	سندھی
فہم القرآن مختصر تفسیر	بسمہ کمال	2002	پشتو

قرآن مجید لفظی ترجمہ، کتب، کتابچے اور کارڈز

قرآن مجید لفظی ترجمہ (دو جلدیں)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2016	اردو
قرآن مجید لفظی ترجمہ (مکمل)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
قرآن مجید لفظی ترجمہ پارہ 30-1	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
سورۃ البقرہ (لفظی ترجمہ)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
سورۃ یوسف (لفظی ترجمہ)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
سورۃ الحجرات (لفظی ترجمہ)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2016	اردو
قرآن مجید منتخب آیات اور سورتیں	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2008	اردو
قرآن کے موتی	زبیدہ عزیز (ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے دورہ قرآن 2014 سے ماخوذ)		

دیگر کتب

علم حدیث	ڈاکٹر محمد ادریس زبیر	2013	اردو
الاربعون النوویہ	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2009	عربی اور اردو
قبر کے تین سوال	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2015	عربی اور اردو
زبان کی حفاظت	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2015	عربی اور اردو
تم کب توبہ کروگے؟	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2015	عربی اور اردو
نماز کے اذکار	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2018	اردو
قرآن کے فضائل وآداب	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2019	اردو
قرآن اور احسان	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2019	عربی اور اردو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الہدیٰ ایک نظر میں

الہدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان 1994 سے تعلیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ الحمدللہ! پاکستان اور بیرون ملک اس کی بہت سی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

شعبہ تعلیم و تربیت

اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم طلباء وطالبات کی تربیت و کردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- تعلیم القرآن کورس
- تدبر القرآن کورس
- صوت القرآن کورس
- فہم القرآن کورس
- تحفیظ القرآن کورس
- تعلیم التجوید کورس
- تعلیم القراءات العشرۃ الصّغریٰ کورس
- تعلیم دین کورس
- تفہیم دین کورس
- تعلیم الحدیث کورس
- حی علی الفلاح کورس
- خط و کتابت کورسز
- سمر کورسز
- سوشل میڈیا کے ذریعہ کورسز
- روشنی کا سفر
- روشنی کی کرن
- ریالٹی چیک
- فقہ اسماء اللہ الحسنیٰ

ہمارے بچے کورسز: • منار الاسلام • مصباح القرآن • مفتاح القرآن

☆Alhuda e-Learning:
Alhuda e-Learning is a free platform for learning authentic knowledge of Qur'an and Sunnah under teacher's supervision.

یہ ایک ایسا فری ایپ ہے جو موجودہ دور کی ضرورت کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے۔ اس کے ذریعے طلباء کسی بھی وقت دنیا کے کسی بھی ملک میں نہ صرف باقاعدگی سے کلاس لے سکتے ہیں بلکہ لیکچر ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

- Learn as a student/guest.
- Attendance marking and points calculation.
- Communication with Group Incharge via WhatsApp.
- Download audios
- Listen anywhere anytime
- Live classes on Zoom.

- **الہدیٰ انٹرنیشنل سکول** میں مانٹیسوری تا اے لیول تک کے بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت معاشرتی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کیا جاتا ہے:

- راشن کی فراہمی رمضان المبارک میں
- اجتماعی قربانی عید الاضحی کے موقع پر
- روزگار کی فراہمی
- ماہانہ وظائف بیوہ اور نادار خواتین کے لیے
- تعلیمی وظائف مستحق طلبہ کے لیے
- کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- دینی وسماجی راہ نمائی پریشان افراد کے لیے
- کفن کی دستیابی
- فری میڈیکل کیمپوں کا قیام
- کنوؤں کی کھدائی اور پانی کی فراہمی
- ضروری امداد قدرتی آفات کے موقع پر
- میرج بیورو

شعبہ نشر و اشاعت

- اس شعبہ میں عوام الناس کی راہ نمائی کے لیے تحقیق شدہ تحریری اور تقریری مواد کی تیاری اور نشر و اشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔
- **اشاعت کتب:** اردو، انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں مختلف دینی موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس تیار کیے جاتے ہیں۔
- **میڈیا پروڈکشن:** قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر تعلیمی، تربیتی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر آڈیو اور ویڈیو لیکچرز میڈیا فورمز پر بلامعاوضہ پیش کیے جاتے ہیں۔

☆Alhuda Apps:
- Quran for All
- Quran in Hand
- Learn Quran
- Alhudalive
- Duain
- Asmaa' Allah al-Husna
- Quranic & Masnoon Duas
- Wa Iyyaka Nastaeen
- Dua Kijiay
- Supplications for Traveling
- Sonay Jagnay Kay Azkaar
- Hajj & Umrah
- Qurani Qaida

☆ **Websites:** www.alhudapk.com | www.farhathashmi.com
☆ **Facebook:** www.facebook.com/DrFarhatHashmi/
☆ **YouTube:** www.youtube.com/drfarhathashmi official/
☆ **Telegram Channels:** https://telegram.me/ThePeralsofWisdom

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ

وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ

وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ.

[مسند أحمد: 7045]

”اے اللہ! تیری دی ہوئی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں

اور تیری فال کے علاوہ کوئی فال نہیں

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں“۔

TM

AL-HUDA Publications (Pvt) Ltd.

06010068

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.